سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 9 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام

ڈی۔آر۔آر۔شاستری

22 نومبر 1996

[کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹس صاحبان]

ملازمت قانون:

پنشن - آزاد پنشن اسکیم - اختیار بنا رابطہ کے۔اختیار کی میعاد ختم ہونے کے بعد نمائندگی - مسترد - دوسرے ملازم کو راحت دی گئی - کوئی خاص وجہ نہیں بتائی گئی - ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ملازم اختیار استعمال کرنے کا حق دار ہے - فیصلہ کیا گیا، کسی دوسرے ملازم کو راحت دینے کے لئے کسی خاص خصوصیت کی عدم موجودگی میں ٹریبونل کے حکم میں کوئی مداخلت ضروری نہیں ہے - لہذا مدعاعلیہ ملازم کو اختیار استعمال کرنے سے محروم نہیں کیا جانا چاہئے۔

جواب دہندہ ہندوستانی ریلوے کا ملازم تھا اور سال 1972 میں ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن میں ڈیپوٹیشن پر گیا تھا۔جب وہ ریلوے میں تھے تو انہوں نے کنٹری بیوٹری پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کا انتخاب کیا تھا۔ انہوں نے ریلوے سے استعفیٰ دے دیا اور مستقل طور پر ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن میں شامل ہو گئے۔ پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کے تحت چلنے والے ملازمین کو لبرلائزڈ پنشن اسکیم کا انتخاب کرنے کا موقع دیا گیا۔مدعاعلیہ کو اسکیم کے بارے میں مطلع نہیں کیا گیا تھا، اور اس نے بورڈ سے درخواست کی تھی کہ اسے اس اختیار کو استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ بورڈ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔مدعاعلیہ نے ٹریبونل سے رجوع

کیا جس نے کہا کہ مدعا علیہ کو اپنی رائے استعمال کرنے کا حق ہے۔ٹربیونل کی ہدایت سے ناراض ریلوے نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ مدعاعلیہ نے بورڈ کے خط میں مقررہ وقت کے اندر پنشن اسکیم کے لئے اپنے اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا،ٹربیونل نے راحت دینے میں قانون میں غلطی کی۔

دوسری طرف مدعا علیہ کی دلیل یہ تھی کہ جب وہ ریلوے کے تحت ملازم تھے تو آزاد پنشن اسکیم متعارف کرائی گئی تھی،لہذا وہ اس اسکیم کا انتخاب کرنے کے حقدار تھے۔یہ بھی دلیل دی گئی تھی کہ جب اسی طرح کا موقع کسی دوسرے ملازم کو دیا جاتا ہے تو اسے اس اختیار کو استعمال کرنے سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

منعقد: 1۔ٹربیونل نے اس حقیقت کا نوٹس لیا کہ اختیار کے استعمال کی تاریخ ختم ہونے کے بہت بعد کسی دوسرے ملازم کو اختیار استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی اور اس لئے مدعا علیہ کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہونی چاہئے۔درخواست گزار کسی خاص وجہ کی نشاندہی کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا کہ اسی طرح کا موقع کسی دوسرے ملازم کو کیوں دیا گیا تھا۔کوئی حلف نامہ داخل نہیں کیا گیا تھا یا ریکارڈ پر کوئی مواد نہیں رکھا گیا تھا جس میں کسی دوسرے ملازم کو موقع دینے والی کسی امتیازی خصوصیت کی نشاندہی کی گئی ہو۔اپیل کنندہ کی طرف سے کسی دوسرے ملازم کو اسی طرح کا ریلیف دینے کے لئے کسی خاص خصوصیت کی نشاندہی کرنے کے لئے کوئی وضاحت کی عدم موجودگی میں،ٹربیونل کی متنازعہ ہدایت میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔[153-ایچ؛154-اے؛155-سی]

2۔ عدالت نے ریلوے انتظامیہ سے کہا تھا کہ وہ اس بات کی نشاندہی کرے کہ کیا ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن نے ریلوے کے تحت مدعا علیہ کی خدمات کی مدت کو کارپوریشن کی ملازمت سے ریٹائرمنٹ پر پنشن مقرر کرنے کے لئے مدنظر رکھا تھا اور کیا ریٹائرمنٹ تک سروس کی مدت کے تناسب کو پنشن کا حساب لگانے کے لئے الگ کیا گیا ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا مدعاعلیہ کو اس سے زیادہ پنشن ملے گی۔اصل میں کھینچا جا رہا ہے.درخواست گزار کی طرف سے کوئی حلف نامہ پیش نہیں کیا گیا۔مدعا علیہ نے ایک حلف نامہ داخل کیا ہے۔جس میں کہا گیا ہے کہ اسے کارپوریشن سے ریٹائرمنٹ پر کوئی پنشن نہیں ملی ہے۔[154-جی-ایچ؛155-اے-بی]

3۔ تقریباً22 سال تک خدمات انجام دینے والے مدعاعلیہ کو پنشن کے فوائد سے محروم نہیں کیا جانا چاہئے جب حکومت نے خود آزاد اسکیم کے ساتھ آگے آیا تھا اور پہلے سے ریٹائرڈ افراد کو پنشن اسکیم میں آنے کا اختیار دیا تھا۔[C-155]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14752 آف 1996۔

1993 کے او۔اے۔نمبر 1711 میں مدراس کے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 23.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے وائی۔پی۔مہاجن اور اروند کمار شرما۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ٹی۔سی چنگل وراجن، ایم اے کرشنا مورتی اور محترمہ کو کیلا وانی۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس پٹنائک: اجازت دے دی گئی۔

مدراس کے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 23 ستمبر 1994 کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 1993 کے او اے نمبر 711 میں درج کی گئی تھی۔ٹریبونل نے درخواست گزار کو ہدایت دی ہے کہ وہ مدعاعلیہ کو پنشن اسکیم کے آپشن کا فائدہ دینے کی اجازت دے، جب کہ مدعاعلیہ اپنی سبکدوشی پر وصول کی گئی رقم واپس کرے۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندہ نے سال 1950 میں انڈین ریلوے میں شمولیت اختیار کی اور وہاں کام جاری رکھتے ہوئے سال 1972 کے دوران ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن میں ڈیپوٹیشن پر چلے گئے۔جب وہ ریلوے میں تھے تو انہوں نے کنٹری بیوٹری پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کا انتخاب کیا تھا۔مذکورہ مدعاعلیہ

نے ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن میں مستقل شمولیت کے لئے اپنے آپشن کا استعمال کیا اور ریلوے سے اپنا استعفی پیش کیا جسے ریلوے بورڈ نے قبول کرلیا اور 26 جون 1973 کو خط کے ذریعہ مطلع کیا۔ سال 1973 میں تیسرے پے کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر آزاد پنشن اسکیم متعارف کرائی گئی اور ریلوے بورڈ نے 22 جولائی 1974 کو اپنے خط میں فیصلہ کیا کہ فراہم کردہ فنڈ اسکیم کے تحت چلنے والے تمام افراد کو لبرلائزڈ پنشن اسکیم کا انتخاب کرنے کا موقع دیا جائے۔ ریلوے بورڈ کے خط سے تمام جنرل منیجرز کو مطلع کیا گیا تھا اور ہدایت دی گئی تھی کہ اسے ریلوے کے تمام ریٹائرڈ ملازمین کے علم میں لایا جائے۔ مدعاعلیہ کا معاملہ یہ ہے کہ لبرلائزڈ پنشن اسکیم اس وقت متعارف کرائی گئی تھی جب وہ ریلوے کے تحت ملازم تھا، وہ مذکورہ اسکیم کا انتخاب کرنے کا حقدار تھا۔ لیکن ریلوے بورڈ کے مذکورہ خط کو ان کے نوٹس میں نہیں لایا گیا۔ 12 جون 1993 کو مذکورہ مدعا علیہ نے ریلوے بورڈ سے درخواست کی تھی کہ انہیں یہ اختیار استعمال کرنے کی اجازت دی جائے اور ریلوے بورڈ نے 13 جولائی 1993 کو اپنے خط کے ذریعہ اسے مسترد کردیا تھا۔ ٹریبونل نے اپنے حکم سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یکم جنوری 1973 کو ریلوے کی خدمت میں ہونے کی وجہ سے مدعاعلیہ کو ریلوے بورڈ کے 23 جولائی 1974 کے خط کے مطابق پنشن اسکیم میں شامل ہونے کا اختیار حاصل تھا۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ بورڈ کے خط میں واضح بیان کے باوجود کہ اسے تمام ریٹائرڈ افراد کے علم میں لایا جانا چاہئے، اسے مدعاعلیہ کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا جس کی وجہ سے اسے اپنا اختیار استعمال کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے اس حقیقت کا بھی نوٹس لیا کہ ایک اور ریلوے ملازم کو آپشن کے استعمال کی تاریخ ختم ہونے کے کافی عرصے بعد آپشن استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی اور اس لئے مدعاعلیہ کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہونی چاہئے۔ ٹریبونل کی مذکورہ ہدایت کو چیلنج کرتے ہوئے یونین آف انڈیا اپیل میں آیا ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے مہاجن نے دلیل دی کہ مدعاعلیہ نے 23 جولائی 1974 کو بورڈ کے خط میں مقررہ وقت کے اندر پنشن اسکیم کا انتخاب کرنے کے اپنے اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا۔ تاہم فاضل وکیل اس بات کی کوئی خاص وجہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں تھے کہ ریلوے کے ایک اور ملازم کو بھی ایسا ہی موقع کیوں دیا گیا ہے جس کا نوٹس ٹریبونل نے مدعاعلیہ کو ریلیف دیتے ہوئے دیا ہے۔ تاہم مہاجن نے دلیل دی کہ کرشن کمار کے معاملے [1990] 4 ایس سی سی 207 میں اس عدالت کے دستوری بنچ کے فیصلے کے پیش نظر ٹریبونل کی متنازعہ ہدایت کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ جب یہ معاملہ 6 مئی 1995 کو اس عدالت کے سامنے درج ہوا تو عدالت کے علم میں لایا گیا کہ حکومت نے خود 19 ستمبر 1994 کے ایک حکم

کے ذریعے کے وی کستوری کو بھی ایسا ہی فائدہ دیا ہے، یہاں تک کہ یہ بھی سوچا تھا کہ وہ سال 1973 میں ریٹائر ہو گئے تھے۔ اس لئے عدالت نے مرکزی حکومت سے کہا کہ وہ ضروری مواد پیش کرے جس سے حکومت شری کستوری کو راحت دے سکے اور ان کا معاملہ مدعاعلیہ کے معاملے سے کس طرح مختلف سطح پر کھڑا ہے۔ لیکن یونین آف انڈیا کی جانب سے مزید حلف نامہ داخل نہیں کیا گیا اور نہ ہی ایسا کوئی مواد پیش کیا گیا جس میں جناب کے وی کستوری کو راحت دینے اور مدعاعلیہ کو اس سے انکار کرنے کے لئے کسی امتیازی خصوصیت کی نشاندہی کی گئی ہو۔ 20 اگست 1996 کو جب اس معاملے پر دوبارہ بحث کی گئی تو درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ریلوے سے استعفیٰ دینے اور ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن کے ذریعہ شامل ہونے کے بعد مدعا علیہ ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن کے تحت اسے دستیاب فوائد کا حقدار ہوگا اور اپیل کنندہ کے وکیل نے یہ بھی دلیل دی کہ ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن پہلے ہی مدعاعلیہ کی پنشن کا تعین کر چکا ہے۔ 1952 سے سروس کی پوری مدت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کے مذکورہ بالا دلائل کے پیش نظر عدالت نے ریلوے انتظامیہ سے کہا تھا کہ وہ اس بات کی نشاندہی کرے کہ کیا ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن نے 1950 سے 22 جولائی 1972 تک ریلوے کے تحت مدعاعلیہ کی جانب سے دی گئی سروس کی مدت کو ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن کی ملازمت سے سبکدوشی پر پنشن مقرر کرنے میں مدنظر رکھا تھا اور کیا اس سے سروس کی مدت کا تناسب کیا تھا۔ 1950ء سے 31 جولائی 1972ء اور یکم اگست 1972ء سے سبکدوشی تک پنشن کا حساب لگانے کے لیے الگ الگ کیا جاتا ہے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو کیا جواب دہندہ کو اصل میں حاصل کی جانے والی پنشن سے کہیں زیادہ پنشن ملے گی۔ لیکن بدقسمتی سے اپیل کنندہ کی طرف سے مزید کوئی حلف نامہ یا مواد پیش نہیں کیا گیا۔ دوسری جانب مدعاعلیہ نے ایک حلف نامہ داخل کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہیں ہیوی انجینئرنگ کارپوریشن سے ریٹائرمنٹ پر کوئی پنشن نہیں ملی ہے کیونکہ کارپوریشن کے پاس خود کوئی پنشن اسکیم نہیں ہے۔ مذکورہ بالا احاطے میں اور اپیل کنندہ کی طرف سے کوئی وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے کہ سال 1994 کے اواخر میں جناب کے وی کستوری کو اسی طرح کی راحت دینے کے لئے کوئی خاص خصوصیت کی نشاندہی کی جائے، ہمیں ٹریبونل کی متنازعہ ہدایت میں مداخلت کا کوئی جواز نظر نہیں آتا ہے۔ مدعا علیہ نے تقریبا 22 سال خدمات انجام دی تھیں اور اسے پنشن کے فوائد سے محروم نہیں کیا جانا چاہئے جب کہ حکومت نے خود لبرلائزڈ پنشن اسکیم کے ساتھ آگے آیا تھا اور پہلے سے ریٹائرڈ افراد کو پنشن اسکیم میں آنے کا اختیار دیا تھا۔ لیکن ان کی پنشن کا حساب 31 جولائی 1972 کو ریلوے بورڈ کے 23 جولائی 1974 کے خط کے مطابق اور مذکورہ سرکلر کے مطابق مدعاعلیہ کے ذریعہ تمام ضروری رسمی کارروائیوں کی تعمیل پر کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا مشاہدات کے تحت یہ اپیل خارج کردی جاتی ہے لیکن ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس وی کے آئی

اپیل خارج کردی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24